احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 31

منگل 3 اگست 2004ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 3 اگست 2004ء 16 جمادی الثانی 1425 ہجری - 3 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 172

حسن نظر عطا ہونے کی دعا

آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو یہ دعا سکھائی: اے اللہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے ہمیشہ گناہ چھوڑنے کیلئے مجھ پر خاص رحمت فرما۔ اور میرے سے لایعنی باتوں کے بالارادہ سرزد ہونے کے بارہ میں مجھ پر رحم فرما۔ اور مجھے ایسا حسن نظر عطا فرما جس سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء الحفظ حدیث نمبر:8493)

جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات کا پر معارف بیان اور قیمتی نصائح

جلسہ کی غرض یہ ہے کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم کی محبت دل پر غالب آ جائے

اس جلسہ کے مقاصد کو مد نظر رکھیں۔ تقاریر غور سے سنیں اور دوسروں کیلئے نمونہ بنیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جولائی 2004ء بمقام اسلام آباد۔ ٹلفورڈ سرے۔ لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جولائی 2004ء کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر اسلام آباد ٹلفورڈ سرے لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں جلسہ سالانہ کی اہمیت، برکات اور مقاصد کو بیان فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ انگلستان کا 38 واں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے، اور آپ سب لوگ حضرت اقدس مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ کی خاطر تین دن گزارنے کیلئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اللہ کرے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق جلسہ کے مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے جلسہ کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ بیعت کا دعویٰ صرف زبانی حد تک محدود نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنا ضروری ہے۔ تمہارے کاروبار اور دنیاوی عزتیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں روک نہ بنیں خدا اور اس کے رسول کی محبت سب محبتوں پر غالب آ جائے۔

حضور نے فرمایا کہ جلسہ کے یہ تین دن ٹریننگ کے ہیں۔ ٹریننگ کے بغیر تربیت میں کمی آ جاتی ہے۔ اس لئے ان جلسوں میں ضرور شامل ہونا چاہئے تا روحانیت میں اضافہ ہو اور متفرق فوائد بھی حاصل ہوں۔ دینی معلومات وسیع ہوں۔ تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے اور تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں۔ اور دوران سال وفات پا جانے والوں کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔ حضور انور نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ آج بھی ان جلسوں کی اہمیت کو سامنے رکھنا چاہئے۔ جلسہ کی سب تقاریر کو پوری توجہ سے سننا چاہئے۔ علمی اور روحانی نکتے تقاریر سے چنیں اور یاد رکھیں۔ ان جلسوں میں شامل ہو کر خدا کی محبت میں بڑھیں دوسروں کیلئے نمونہ بن جائیں۔ تواضع اور انکسار اپنے اندر پیدا کریں۔ کیونکہ ان جلسوں کا انعقاد روحانیت۔ قرب الٰہی اور محبت رسول بڑھانے اور اصلاح خلق کیلئے ہے۔ مہمانوں کا فرض ہے کہ کارکنوں کو امتحان میں نہ ڈالیں۔ مہمان ہونے کا حق ادا کریں اور جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو ہمیشہ مد نظر رکھیں جو سہولت ملے اس پر شکر ادا کریں۔ نیک اثرات لے کر جائیں اور نیک اثرات چھوڑ کر جائیں۔ سلام کو رواج دیں۔ بعض متفرق اہم امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ بیوت الذکر اور اس کے ماحول کے تقدس کا خیال رکھیں۔ جلسہ گاہ میں پاکیزہ نظارے نظر آنے چاہئیں۔ ان ایام میں ذکر الٰہی اور درود شریف بکثرت پڑھیں۔ نماز با جماعت کی پابندی کریں۔ غیر از جماعت مقررین کو خراج تحسین دینے کے لئے تالیاں نہ بجائیں۔ یہ ہمارا شعار نہیں۔ خود بخود نعرے نہ لگائیں۔ اپنے موبائل فون سے لوگوں کو ڈسٹرب نہ کریں۔ جلسے کے دوران بازار بند رکھے جائیں۔ فضول اور تلخ گفتگو سے اجتناب کریں اسلام آباد اور اس کے ماحول کو شور سے بچائیں۔ ٹریفک کے قواعد کی پابندی کریں۔ ویزے کی میعاد ختم ہونے سے پہلے اپنے ملکوں کو واپس چلے جائیں۔ جنہوں نے جلسے کیلئے ویزے حاصل کئے ہیں انہیں اس کی پابندی کرنی چاہئے۔ عورتیں پردے کی پابندی کریں۔ بچوں کو ٹوپی اور بچیوں کو دوپٹہ استعمال کرنے کی عادت ڈالیں۔ نظم و ضبط اور سیکیورٹی کا ہر فرد خیال رکھے۔ میزبان اور مہمان دونوں نرم زبان استعمال کریں۔ جلسے کو میلہ نہ سمجھیں۔ آخر میں حضور نے دعا کی کہ ہم حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اس جلسہ کے مقاصد پورا کرنے کی توفیق پانے والے ہوں۔ اللہ کا قرب پانے اور دعائیں کرنے کی توفیق ملے۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا 38 واں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہو گیا

جماعت احمدیہ برطانیہ کا 38 واں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو سمیٹتے ہوئے یکم اگست 2004ء کو اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ جلسہ اسلام آباد ٹلفورڈ سرے میں منعقد ہوا جس میں 75 ممالک کے 25 ہزار احمدیوں نے شرکت کی۔ جلسہ کے تمام پروگرام ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کئے گئے اور درحقیقت کل عالم کے احمدی اس جلسہ میں شامل ہوئے اور روحانی مائدہ سے فیض حاصل کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے علاوہ 4 پر معارف خطاب فرمائے۔ یکم اگست کی دوپہر کو 12 ویں عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی جس میں 3 لاکھ سے زائد نو احمدی جماعت میں شامل ہوئے اور تمام دنیا کے احمدیوں نے تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے چاروں خطابات کے اختتام پر اجتماعی عالمی دعا کروائی جس میں اکناف عالم کے جملہ احمدی ٹیلی ویژن کی وساطت سے شامل ہوئے اور دنیا کا کونہ کونہ دعاؤں اور گریہ وزاری سے معطر ہو گیا۔ اس جلسہ میں علماء سلسلہ نے مقررہ عناوین پر خطاب کئے۔ برطانیہ اور کئی ممالک کے عمائدین اس جلسہ میں شامل ہوئے اور جلسہ کے اسٹیج سے جماعت احمدیہ کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ کئی ممالک کی اہم شخصیات نے پیغامات بھیجے جو پڑھ کر سنائے گئے۔ اس جلسہ کی تفصیلات الفضل کے آئندہ شماروں میں پیش کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی برکات سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

میٹرک کے نتیجہ کی جلد اطلاع دیں

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کے نتیجہ کے رزلٹ کارڈ/سند کی فوٹو کاپی فوری

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

یہ دنیا چندروزہ ہے اس لئے دنیاوی دولت کی بجائے آخرت کی دولت اکٹھی کرو

مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے۔ دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے۔ دنیا بھی کماؤ لیکن مقصد صرف اور صرف دنیا نہ ہو

مال اور اولاد بے شک دنیا کی زینت ہیں لیکن اگر انہیں صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ ان کو بھی دوام بخش دیتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 7 مئی 2004ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں (سورۃ الکھف آیت نمبر :47) تلاوت کی اور فرمایا اس آیت کا ترجمہ ہے۔ مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے طور پر بہتر اور امنگ کے لحاظ سے بہت اچھی ہیں۔

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ مال و دولت، جائیدادیں، فیکٹریاں، بڑے بڑے فارمز جو ہزاروں ایکڑ پہ پھیلے ہوئے ہوں، جن پر جاگیردار بڑے فخر سے پھر رہا ہوتا ہے اور دوسرے کو اپنے مقابلے پہ یا عام آدمی کو اپنے مقابلے پہ بہت نیچ اور ہیچ سمجھ رہا ہوتا ہے اور پھر اولاد جو اس کا ساتھ دینے والی ہو، نوکر چاکر ہوں یہ سب باتیں ایک دنیادار کے دل میں بڑائی پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ اور اس کے نزدیک اگر یہ سب کچھ مل جائے تو ایک دنیادار کی نظر میں یہی سب کچھ اور یہی اس کا مقصود ہے جو اس نے حاصل کر لیا ہے۔ اور اس وجہ سے ایک دنیادار آدمی اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی بھلا بیٹھتا ہے۔ اس کی عبادت کرنے کی طرف اس کی کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ اپنے زعم میں وہ سمجھ رہا ہوتا ہے یہ سب کچھ میں نے اپنے زور بازو سے حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احساس دلانے کا کوئی خانہ اس کے دل میں نہیں ہوتا۔ حقوق العباد ادا کرنے کی طرف اس کی ذرا بھی توجہ نہیں ہوتی اور اپنے کام کرنے والوں، اپنے کارندوں، اپنے ملازمین کی خوشی، غمی، بیماری، میں کام آنے کا خیال بھی اس کے ذہن میں نہیں آتا۔ تو یہ سب اس لئے ہے کہ اس کے نزدیک اس زندگی کا سب مقصد دنیا ہی دنیا ہے اور ایک دنیادار کو شیطان اس دنیا کی خوبصورتی اور اس کی زینت اور زیادہ ابھار کر دکھاتا ہے۔ **تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ باقی رہنے والی چیز نیکی ہے، نیک اعمال ہیں، اللہ تعالیٰ کی خشیت ہے، اس کی عبادت کرنا ہے۔ اس لئے تم اس کے عبادت گزار بندے بنو اگر اس کی رضا حاصل کرنی ہے۔ یہ دنیا تو چندروزہ ہے، کوئی زیادہ سے زیادہ سو سال زندہ رہ لے گا اس کے بعد انسان نے مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اس لئے آخرت کے لئے دولت اکٹھی کرو بجائے اس دنیا میں دولت بنانے کے۔** فرمایا کہ اگر یہ سوچ پیدا کر لو گے تو یہی مال اور دولت اور بیٹے اور وسیع کاروبار تمہارے لئے ایک بہترین اثاثہ بن جائیں گے۔ کیونکہ جو شخص اپنے مال و دولت کے ساتھ خدمت دین بھی کر رہا ہو اپنے ملک و قوم کی خدمت بھی کر رہا ہو، انسانیت کی خدمت بھی کر رہا ہو تو سمجھ لو کہ تم نے اپنے رب سے بہترین چیز حاصل کر لی اور ایسی چیزیں حاصل کر لیں جو مرنے کے بعد بھی تمہارے کام آئیں گی۔ پھر اگر یہی وصف اپنی اولاد میں پیدا کر دو تو پھر دنیا نہ صرف تمہاری تعریف کر رہی ہو گی بلکہ تمہارے آباء و اجداد کے لئے بھی دعا کر رہی ہو گی، تمہارے لئے بھی دعا کرے گی اور تمہاری اولادوں کے لئے بھی دعا کرے گی۔ اس سے تمہاری نیکیوں میں اور اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور تمہاری آخرت مزید سنورتی چلی جائے گی۔ تو یہ سوچ اور کوشش ہر مومن کی ہونی چاہئے، جس کو نہ صرف اپنی فکر رہے بلکہ اپنی نسلوں کی بھی فکر رہے۔ یہ سوچو کہ دنیا بھی کماؤ لیکن مقصد صرف اور صرف دنیا نہ ہو بلکہ جہاں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہو تو اس وقت دنیا سے مکمل بے رغبتی ہو۔

حضرت مصلح موعود اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں تھوڑا سا اقتباس میں پیش کرتا ہوں:۔

''اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ مال اور اولاد بے شک دنیا کی زینت ہیں لیکن اگر انہیں صحیح طور پر استعمال کیا جائے یعنی دین میں مال خرچ ہوں اور دین کی خدمت کے لئے اولاد لگا دی جائے تو پھر اللہ تعالیٰ ان کو بھی دوام بخش دیتا ہے۔ روپیہ خرچ ہو جاتا ہے لیکن اس کا نیک اثر باقی رہ جاتا ہے۔ اولاد مر جاتی ہے لیکن اس کا ذکر خیر باقی رہ جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے ماں باپ کا ذکر خیر بھی زندہ رہتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ (۔) اور اچھے کام باقیات صالحات کہلاتے ہیں۔ (۔) اس کے دو معانی ہیں۔ ایک یہ کہ نیک کام کا دنیا میں نیک نتیجہ نکلتا ہے اور اس کے متعلق آئندہ بھی اچھی نیتیں ہوتی ہیں گویا ثَوَاباً دنیا کے نتیجہ کے متعلق ہے اور اَملاً آخرت کے متعلق ہے۔ ثواباً سے مراد خود اس عمل کرنے والے کی ذات کے متعلق بہتر نتائج کا پیدا ہونا ہے اور اَملاً سے مراد آئندہ نسل کے لئے بہترین امیدوں کا ہونا ہے۔ مطلب یہ کہ نیک کاموں کا نتیجہ بھی تم کو نیک ملے گا اور تمہاری اولاد کو بھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نیک کی اولاد کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 457)

لیکن جب انسان نیکیوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ دنیا سے بے رغبتی دکھانے کی کوشش کرتا ہے، اپنے مال کو دین اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو شیطان بھی اپنا کام دکھاتا ہے اور اسے نیکی کے کام کرنے سے روکتا رہتا ہے۔ مختلف قسم کے حرص اور لالچ دے کر انسان کو اکساتا رہتا ہے۔ اور اگر مومن اللہ کے حضور نہ جھکے، اس سے اس کا فضل نہ مانگے کیونکہ نیکیوں کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے تو شیطان سے بچنے کے لئے کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ شیطان سے بچنے کا صرف یہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکو اور اس سے اس کا فضل مانگو اور یہ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قدم پر شیطان سے بچاتا رہے کیونکہ شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ آئے تو پھر تو شیطان اپنے کامیاب حملے کرتا چلا جائے گا، یہی خیال دل میں ڈالے گا کہ تمہارا مال تمہارا ہے، تمہیں کیا پڑی ہوئی ہے کہ دین کے لئے خرچ کرو۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تمہارا مال تمہارا ہے، تمہیں کیا ضرورت ہے کہ انسانیت کی خدمت کے لئے لگائے رکھو۔ تو اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ جب شیطان ایسے حملے کر رہا ہو تو اس کے جال میں نہ پھنس جانا۔ یاد رکھو اگر تم اس کے جال میں پھنس گئے تو پھر دھوکے میں آتے چلے جاؤ گے اور اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہر وقت اس سے بچتے رہو جیسا کہ ایک اور جگہ فرمایا (۔) (سورۃ فاطر آیت:6)

کہ اے لوگو! اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی ہرگز کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔ اور اللہ کے بارے میں تمہیں سخت فریبی یعنی شیطان ہرگز فریب نہ دے سکے۔

پھر فرمایا کہ یاد رکھو اللہ کا وعدہ سچا ہے جو شیطان کے قدموں پہ چلنے والوں کو ضرور پکڑے گا۔ اور اس سے بچنے والوں، اپنے حضور جھکنے والوں کو ضرور پناہ دے گا۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ اللہ کے حضور جھکتے رہو اور کبھی بھی شیطان کے دھوکے میں نہ آؤ۔ تمہارے مال کی تمہارے عہدے کی، یا تمہارے خاندان کی بڑائی اور اس کی چمک دکھا کر شیطان تمہیں نیک کاموں کے کرنے سے روک سکتا ہے۔ تمہارے دل میں وسوسے پیدا کر سکتا ہے، عہدیداروں کے خلاف، نظام جماعت کے خلاف تمہارے دل میں بغاوت یا تکبر پیدا کر سکتا ہے اس لئے یاد رکھو کہ جتنا بڑا مقام اللہ تعالیٰ تمہیں دے، جتنی زیادہ دولت اللہ تعالیٰ تمہیں دے، اتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور شیطان سے بچنے کے لئے اس کی پناہ مانگو۔ ورنہ شیطان تمہیں اپنے فریب میں گرفتار کر لے گا اور تم اپنی دنیا و آخرت گنوا بیٹھو گے۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کے پنجے میں آنے والوں اور صرف دنیا پر نظر رکھنے والوں کے لئے سورۃ تکاثر میں اس طرح بیان کیا ہے کہ (۔) (تکاثر 2 تا 6) کہ تمہیں غافل کر دیا ہے ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی دوڑ نے، یہاں تک کہ تم نے مقبروں کی زیارت کی۔ خبردار تم ضرور جان لوگے، پھر خبردار تم ضرور جان لوگے، خبردار اگر تم یقینی علم کی حد تک جان لو۔ اس کی حضرت مصلح موعود نے مختلف زاویوں سے بڑی تفصیل سے تفسیر فرمائی ہے۔ اس وقت میں اس میں سے چند نکات رکھوں گا۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ کثرت، تکبر یا غرور صرف حکومتوں کے لئے یا بڑے گروہوں کے لئے ہوتا ہے۔ بلکہ اپنے اپنے دائرے میں جو بھی ایسی حرکتیں کرنے والا ہوگا وہ انہیں نتائج سے دوچار ہوگا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:

اول: بنی نوع انسان میں ان کے خلاف ردعمل پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تکاثر کے نتیجہ میں تکبر پیدا ہوتا ہے۔ اور تکبر کے نتیجہ میں لوٹ مار اور ظلم پیدا ہوتا ہے۔ آخر بنی نوع انسان میں اس کے خلاف جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ حکومت کو تباہ کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں یا اگر اپنے دائرے میں جو بھی ظلم کرنے والا ہوگا اس کے خلاف لوگ کھڑے ہوں گے۔

دوم: کبھی بنی نوع انسان میں تو ان کے خلاف ردعمل پیدا نہیں ہوتا لیکن ان کی اپنی اولاد ان کی کمائی کو استعمال کر کے عیاش ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح ان میں اندرونی زوال پیدا ہونے لگتا ہے۔ باپ دادا کی جائیداد چونکہ مفت ہاتھ میں آ جاتی ہے اس لئے عیاشی میں مبتلا ہو کر وہ سب کچھ برباد کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے بادشاہ ہوتے ہیں مگر عیاشیوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ انہوں نے کنچیاں رکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ شرابیں پیتے رہتے ہیں اور حکومت کے کاموں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ برباد ہو جاتے ہیں اور ان کی حکومت امراء میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اپنے اپنے دائرے میں بعض امراء بھی اگر ایسی حرکتیں کرنے والے ہوں، دنیا کی نظر میں زیادہ اہمیت ہو اولاد کی صحیح طرح تربیت نہ ہو تو پھر ان کی اولادیں بھی ان کی جائیدادوں کے ساتھ یہی حشر کرتی ہیں۔

تیسرے: فرمایا کہ یا پھر اللہ تعالیٰ سے ہی اس قوم کی ٹکر ہو جاتی ہے یعنی کوئی ایسا سبب پیدا ہو جاتا ہے کہ دنیاوی تباہی کے سامان تو نہیں ہوتے لیکن خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہو کر اس قوم کو بالکل تباہ کر دیتا ہے۔ غرض جب کوئی قوم تکاثر کے نتیجہ میں زُرْتُمُ الْمَقَابِر کے مقام تک پہنچ جائے تو اس میں ان تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ضرور پیدا ہو جاتی ہے۔ یا تو رعایا میں رد عمل پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے حاکموں کو توڑ دیتے ہیں۔ یا اندرونی طور پر حکام میں ایسا تنزل پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ آپ ہی آپ ٹوٹنے لگتے ہیں، یا ایسے امراء جن کی اولادوں کی صحیح تربیت نہیں ہوتی وہ اپنی جائیدادیں کھا کے خود بخود ختم کر جاتے ہیں۔ اور ایسے بھی لوگ دیکھے گئے ہیں جن کے باپ دادے بڑے امیر اور صاحب جائیداد تھے اور اولادیں اب در در کی ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہیں۔ اور پھر تیسری بات بتائی کہ یا پھر خدائی غضب نازل ہو کر ان کو تباہ کر دیتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 535-536)

مال سے بے رغبتی اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کے بارے میں چند احادیث پیش کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کی اس قدر فکر تھی کہ وہ صرف دنیاداری میں مبتلا نہ ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اپنی امت کے بارے میں جس چیز کا سب سے زیادہ اندیشہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میری امت خواہشات کی پیروی کرنے لگ جائے گی۔ اور دنیاوی توقعات کے لمبے چوڑے منصوبے بنانے میں لگ جائے گی۔ تو اس خواہش نفس کی پیروی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حق سے دور جا پڑے گی۔ اور دنیا سازی کے منصوبے آخرت سے غافل کر دیں گے۔ اے لوگو! یہ دنیا رخت سفر باندھ چکی ہے اور جا رہی ہے اور آخرت بھی آنے کے لئے تیاری پکڑ چکی ہے۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ غلام اور بندے ہیں۔ پس اگر تم میں استطاعت ہو کہ دنیا کے بندے نہ بنو تو ضرور ایسا کرو۔ تم اس وقت عمل کے گھر میں ہو اور ابھی حساب کا وقت نہیں آیا مگر کل تم آخرت کے گھر میں ہو گے اور وہاں کوئی عمل نہیں ہوگا۔

یہ تنبیہ کی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اگر استطاعت ہے تم دنیا کے بندے بن جاؤ۔ یہ وارننگ ہے کہ تم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ دنیاداری کے دھندوں میں خدا کو بھول جاؤ۔ اگر خدا کو بھول گئے تو اس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی یہاں نہیں ملے گی تو اگلے جہان میں ملے گی۔ سوچو اور غور کرو کیا تم خدا تعالیٰ کی سزا کو سہہ سکتے ہو۔ یقیناً ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کر سکتا۔ جو یہ کہہ سکے کہ ہاں میں سہہ سکتا ہوں۔ فرمایا کہ اس لئے زندگی کے جو چند دن ہیں ان میں خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچو، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آگے جھکنے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والا بنائے۔

کعب بن ایاضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِيْ الْمَالُ کہ ہر امت کی ایک آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال کے ذریعے ہوگی۔

(ترمذی۔ کتاب الزھد۔ باب ماجاء ان فتنة ھذه الامة فی المال)

چنانچہ دیکھ لیں اس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں اس کے مطابق .... کی کیا حالت ہے۔ شرم آتی ہے یہ دیکھ اور سن کر کہ مال کمانے کی حرص اور ہوس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہی بے پرواہ کر دیا ہے۔ تول میں کمی ہے، ماپ میں کمی ہے، کاروبار میں دھوکہ ہے دکھائیں گے کچھ اور دیں گے کچھ۔ ماحول کے اثر کی وجہ سے بعض دفعہ بعض احمدی بھی اس برائی میں ملوث ہو جاتے ہیں، متاثر ہو جاتے ہیں۔ اپنوں اور غیروں سے بھی دھوکہ ہوتا ہے اور پھر غیروں کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ چاہے وہ ایک احمدی ہزاروں میں نظر آ رہا ہو۔ کیونکہ احمدیت کا ایک تصور قائم ہے تو جب ایسی مثال نظر آتی ہے تو بہت زیادہ واضح ہو کر اور ابھر کے سامنے آ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو جو اس قسم کی حرکتوں میں ملوث ہوں سزا بھی دی جاتی ہے، تعزیر بھی ہوتی ہے لیکن ہر احمدی کو یہ خود سوچنا چاہئے کہ اس کا خدا کے ساتھ معاملہ ہے اور .... کے ساتھ ایک عہد بیعت کیا ہے، بیعت کی تجدید کی ہے کہ ہم تمام برائیوں سے بچتے رہیں گے۔ تو اس کے بعد بھی اگر ایسی حرکتیں ہوں تو پھر کیا ایسا عمل کرنے والا اس قابل ہوگا کہ جماعت میں رہ سکے۔ حضرت اقدس مسیح موعود

نے تو ایسوں کے متعلق لکھا ہے کہ وہ کاٹا جائے گا۔

ایک روایت ہے حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا کام بتائیے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ مجھے چاہنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو، لوگوں کی طرف حریص نظروں سے نہ دیکھو، لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔ (ابن ماجه ـ باب الزهد في الدنيا)

تو فرمایا کہ اگر یہ عمل کرو گے تو اس سے حرص، لالچ یا دوسرے نقصان پہنچانے کی سوچ سے بھی بچ جاؤ گے۔ نقصان پہنچانا تو ایک طرف رہا یہ سوچ بھی تمہارے اندر نہیں آئے گی۔ دنیا سے بے رغبتی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعریف فرمائی ہے اگر ہر مومن وہ معیار حاصل کر لے اور پھر قناعت کے ساتھ ساتھ زہد بھی حاصل ہو جاتا ہے اور مومن کی قناعت زہد کے ساتھ مل کر ہی اعلیٰ معیار قائم کرتی ہے۔

آپؐ فرماتے ہیں:

''دنیا سے بے رغبتی اور زہد یہ نہیں ہے کہ آدمی اپنے اوپر کسی حلال کو حرام کر لے اور اپنے مال کو برباد کر دے۔ بلکہ زہد یہ ہے کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو اور جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو اس کا جو اجر و ثواب ملنا ہے اس پر تمہاری نگاہ جم جائے اور تم مصائب کو ذریعہ ثواب سمجھو''۔ (جامع ترمذی ـ عن ابی ذر)

تو دیکھیں بعض لوگ مال ضائع ہونے پر افسوس کرتے ہیں، حالانکہ کاروبار میں اونچ نیچ بھی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ دشمنیاں بھی ہوتی ہیں، شیطان صفت لوگ نقصان بھی پہنچا دیتے ہیں تو اس پر صرف اِنّا لِلّٰہ پڑھ کے اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنا چاہئے۔ اُس کے آگے جھکنا چاہئے نہ کہ رونا دھونا کیا جائے، واویلا کیا جائے۔ اور یہ یقین ہونا چاہئے کہ جس خدا نے پہلے نعمتوں سے نوازا تھا وہ دوبارہ بھی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہونا چاہئے، اسی سے تعلق قائم رکھنا چاہئے اور جب اس یقین کے ساتھ تعلق رکھیں گے تو ہمیشہ نوازتا رہے گا۔ احمدیوں نے مختلف اوقات میں جب کبھی پاکستان میں یا کہیں ان کے خلاف فساد اٹھے یہ نظارہ دیکھا اور یہ تجربہ کیا کہ لاکھوں کا کاروبار جلایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسا نوازا کہ صبر کی وجہ سے اور اس اعتماد کی وجہ سے جو ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا کہ جماعت کی وجہ سے اور احمدی ہونے کی وجہ سے نقصان ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ دے گا، اللہ نے لاکھوں کو کروڑوں میں بدل دیا۔ اگر ہزاروں کا ہوا تو لاکھوں کا بدلہ دے دیا۔ تو اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں سے یہ سلوک کرتا رہتا ہے اور ہم اپنی زندگیوں میں تجربہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے پر اعتماد اور یقین پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت رکھتی ہوتی تو کافر اس میں سے پانی کے ایک گھونٹ کے برابر بھی حصہ نہ پاتا۔

(رياض الصالحين ـ باب فضل الزهد في الدنيا)

تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو دنیا کی حیثیت مچھر کے ایک پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر حیثیت ہوتی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تو میری نعمت تھی میں مومنوں کو دیتا پھر کافروں کو کیوں دیتا۔ اور ہم ہیں کہ اس کے لئے قضاء میں، تھانوں میں، کچہریوں میں اپنے عزیزوں رشتہ داروں کو گھسیٹتے پھر رہے ہوتے ہیں تو دونوں فریقین کو سوچنا چاہئے۔ کہ کیا احمدی بن کر، اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل کرنے کے بعد کیا یہ معیار ہیں جو ہمارے ہونے چاہئیں یا دنیا سے بے رغبتی۔ مال کا ہونا کوئی جرم نہیں لیکن اس کی ہوس اور حرص اور ہر وقت اس میں ڈوبے رہنا، یہ چیز منع ہے۔ اگر ہمارے میں سے ہر ایک غور سے یہ سوچنا شروع کر دے تو احمدیوں کے تو جھگڑے ختم ہو جائیں جائیدادوں اور مالی امور کے۔

پھر ایک روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی آخرت کے مقابلے میں اتنی سی حیثیت ہے جتنی کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے پھر اسے نکال کر دیکھے کہ اس کے ساتھ کتنا پانی لگا ہوا ہے۔

(ترمذی ـ کتاب الزهد ـ باب ماجاء فی هوان الدنيا على الله)

یہ دنیا کی حیثیت ہے۔ اس دنیا میں ہم جو ہر چیز تلاش کرتے پھرتے ہیں اور آخرت کے متعلق سوچتے بھی نہیں اگر مقابلہ کرنا ہو تو دیکھیں آخرت میں جو جزا یا سزا ملنی ہے یہ اتنی وسیع ہے کہ اس کے لئے آدمی کو ہر وقت فکر رہنی چاہئے۔ جبکہ دنیا جس کی حیثیت ہی کوئی نہیں ایک قطرہ پانی کے برابر بھی حیثیت نہیں سمندر کے مقابلے میں، اس کے پیچھے ہم دوڑتے رہتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم بھیجا یعنی حضرت عمروؓ بن عاص کو یہ کہا کہ اپنے ہتھیار لے کر اور زرہ پہن کر میرے پاس آؤ۔ تو کہتے ہیں جب میں مسلح ہو کر آپؐ کے پاس حاضر ہوا تو اس وقت آپؐ وضو فرما رہے تھے۔ آپؐ نے مجھے فرمایا کہ میں نے تمہیں اس غرض کے لئے بلایا ہے کہ میں تمہیں ایک جنگی مہم پر بھیجنا چاہتا ہوں اس مہم سے تمہیں اللہ تعالیٰ بخیریت واپس لائے گا اور مال غنیمت دے گا۔ اور میں تمہیں مال کی ایک مقدار بطور انعام دوں گا۔ تو کہتے ہیں کہ میں نے اس پر کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے مال حاصل کرنے کے لئے ہجرت نہیں کی تھی۔ میری ہجرت تو صرف خدا اور اس کے رسول کے لئے ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا مال نیک آدمی کے لئے بہت اچھی چیز ہے۔

(مشكوٰة المصابيح)

مطلب یہ ہے کہ جب اچھا مال مل رہا ہو تو اس کا بھی انکار نہیں کرنا چاہئے اس سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں کیا۔ نیک مال ہو اور نیک مقاصد کے لئے خرچ کرنے والا مال ہو تو اس کو حاصل کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے۔ بلکہ برائی تو یہ ہے کہ صرف مال کی ہوس اور حرص ہو انسان اس کے پیچھے پڑا رہے اور خدا کو بھول جائے۔

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور قلت کلام کی صفات عطا ہوئی ہوں تو اس کی مجلس کا قصد کرو یعنی اس میں بیٹھا کرو، اس سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ ایسا شخص حکمت کی باتیں کرنے والا ہوگا۔

(سنن ابن ماجه ـ كتاب الزهد)

اللہ تعالیٰ جماعت میں زیادہ سے زیادہ ایسے لوگ پیدا فرمائے۔ دنیا کی حرص و ہوس ان میں نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشہور شاعر لبید نے یہ بات کہی۔ اس سے زیادہ اور سچی بات کسی اور شاعر نے نہیں کہی۔ یعنی اس نے یہ بہت سچی بات کہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز بے کار اور بے سود ہے۔ ایک وہی سود و زیاں کا مالک ہے۔

(مسلم كتاب الشعر)

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کوئی مختصر اور جامع نصیحت فرمائیں تو آپؐ نے فرمایا کہ **جب تم اپنی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو اس شخص کی طرح نماز پڑھو جو دنیا کو چھوڑ کر جانے والا ہو۔ اور اپنی زبان سے ایسی بات نہ نکالو کہ اگر قیامت میں اس کا حساب ہو تو تمہارے پاس کچھ کہنے کے لئے نہ رہ جائے۔ اور لوگوں کے پاس جو کچھ مال و اسباب ہے اس سے تم بالکل بے نیاز ہو جاؤ** ۔ (مشكوٰة)

پہلی بات اس میں یہی ہے کہ نماز اس طرح پڑھو کہ جس طرح ابھی کچھ دیر بعد دنیا کو

چھوڑ جانا ہے اور دنیا کو چھوڑنے کا جو خوف ہے۔ مرتے وقت تو بڑے بڑے ایسے لوگ جنہوں نے ظلم کی انتہا کی ہوتی ہے وہ بھی بعض دفعہ بڑی عاجزی دکھا رہے ہوتے ہیں۔

''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازواج مطہرات سے ایک ماہ کے لئے علیحدگی اختیار فرمائی اور بالا خانے میں قیام فرمایا، میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپؐ ایک خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں، اس پر کوئی چادر یا گدیلا وغیرہ نہیں ہے اور چٹائی کے اثر سے آپؐ کے بدن مبارک پر نشان پڑ گئے ہیں۔ آپ ایک تکیے سے سہارا لئے ہوئے تھے جس کے اندر کھجور کے پتے بھرے تھے۔ کمرے کے باقی ماحول پر نظر کی تو وہاں چمڑے کی تین خشک کھالوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دعا کریں اللہ آپ کی امت کو فراخی عطا کرے۔ ایرانیوں اور رومیوں کو دنیا کی کتنی فراخی عطا ہے حالانکہ وہ خدا کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے عمر! تم بھی ان خیالوں میں ہو۔ ان لوگوں کو عمدہ چیزیں اسی دنیا میں پہلے عطا کر دی گئی ہیں۔ مومنوں کو آئندہ ملیں گی''۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورہ التحریم باب تبتغی مرضاۃ ازواجک)

تو یہاں ایک تو آپ نے یہ فرمایا کہ مال کی اتنی ہوس نہ کرو اللہ تعالیٰ سے لو لگاؤ، مومن کا یہی سرمایہ ہے۔ لیکن اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال سے منع فرما دیا۔ وہ بھی روایت ہے کہ جب ایک کافر نے اس وقت تک بیعت نہیں کی تھی دو پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی میں آنحضرتؐ کی بکریوں کا ریوڑ دیکھا اسے وہ بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں یہ پسند ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ تو آپؐ نے اسے سارا دے دیا۔ اس کا مطلب ہے آپؐ کے پاس اتنی جائیدادیں اور باغ بھی تھے اور بکریوں کے بہت بڑے بڑے ریوڑ بھی تھے لیکن آپ نے صرف ان پر انحصار نہیں کیا کہ اس پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں کہ میری کل جائیداد اور سرمایہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ تھا اور یقین تھا اس کا آپؐ نے ہمیشہ اظہار فرمایا اور ہم سے بھی یہی توقع رکھی کہ ہمارے اندر بھی اللہ تعالیٰ کے لئے وہ اعتماد اور وہ ایمان پیدا ہو جائے۔

حضرت عمرو بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا تا کہ وہاں سے جزیہ کی رقم وصول کرلائیں۔ چنانچہ وہ بحرین کے محاصل لائے۔ (یعنی جو وہاں سے ٹیکس وغیرہ وصول ہوئے تھے) تو انصار کو اس کا علم ہوا وہ سویرے سویرے ہی فجر کی نماز میں پہنچ گئے۔ جب آنحضرتؐ نے نماز پڑھ لی اور آپ مقتدیوں کی طرف مڑے تو لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو آپؐ نے اپنے سامنے دیکھا۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے ابوعبیدہ کی آمد سے متعلق سن لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو اور اس خوش کن خبر کی امید رکھو۔ خدا تعالیٰ کی قسم مجھے تمہارے فقر کا ڈر نہیں۔ اب فقر و احتیاج کے دن گئے یعنی غربت اور ضرورت پوری نہ ہونے کا خوف نہیں ہے۔ فرمایا کہ مجھے ڈر ہے تو اس بات کا ہے کہ دنیا کے خزانے تمہارے لئے کھول دیئے جائیں گے جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے تھے۔ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور اس کی حرص کرنے لگو گے۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے حرص کی۔ پس تم کو بھی یہ حرص دنیا ہلاک کر دے گی جس طرح کہ اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا'۔

(بخاری کتاب الجهاد۔ باب الجزیة والموادعة)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حرص سے بچائے اور ہلاک ہونے سے بچائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

ایک روایت ہے خالد بن عمیر کہتے ہیں کہ عتبہ بن عدوانؓ نے (جو بصرہ کے گورنر تھے) تقریر فرمائی کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں دیکھا ہے کہ میں ساتواں شخص تھا اور چھ اور آدمی تھے اور کہتے ہیں کہ معاشی تنگی کا یہ حال تھا کہ ببول کے درخت کی پتیوں کے سوا ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ پتیاں کھانے کی وجہ سے ہمارے منہ میں چھالے پڑ گئے تھے اور کپڑے کی قلت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک چادر مجھے ملی تو اس کے میں نے دو ٹکڑے کر دیئے۔ آدھی سعد بن مالک نے پہن لی اور آدھی میں نے۔ لیکن آج ہم ساتوں میں سے ہر شخص کسی نہ کسی علاقے کا گورنر ہے۔ مگر اس بات سے خدا کی پناہ کہ میں اپنے آپ کو اس عہدے پہ ہونے کی وجہ سے بڑا جانوں اور اللہ کے نزدیک حقیر بنوں۔

(ترغیب و ترهیب بحواله مسلم)

یعنی یہ خوف تھا کہ مجھے اس عہدے کی کوئی بڑائی نہیں اصل تو اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ وہی میرے دل میں قائم رہے۔ ہر شخص کو اپنی پہلی حالت کو بھول نہیں جانا چاہئے۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا چاہئے جن کو نیا نیا پیسہ آئے تو اپنے غریب رشتہ داروں کو بھلا بیٹھتے ہیں، ان کو کوئی سمجھتے ہی نہیں۔ اپنے گھر کے دروازے ان پر بند کر دیتے ہیں۔ ان سے نرمی سے بات کرنا بھی جرم سمجھتے ہیں۔ ہمیشہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ اپنے غریب رشتہ داروں کا بھی ہمیشہ خیال رکھا جائے، ان کی بھی عزت کی جائے ان کا احترام کیا جائے اور اگر وہ گھر میں آتے ہیں تو اکرام ضیف کے تمام تقاضے ان کے ساتھ بھی پورے کئے جائیں۔

''حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے کتان کے دو باریک کپڑے پہن رکھے تھے (اعلیٰ قسم کا کپڑا تھا) ان میں سے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا واہ واہ! ابوہریرہ! کتان سے ناک صاف کرتا ہے۔ اور آپ ہی کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا تھا کہ میں بھوک سے بیہوش ہو جاتا تھا اور اس حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے درمیان گھسیٹا جایا کرتا تھا اور لوگ میری گردن پر پیر بھی رکھ دیا کرتے تھے یہ سمجھ کر کہ عقل میں فتور آ گیا ہے حالانکہ یہ غشی کی حالت ہوتی تھی جو بھوک کی وجہ سے طاری ہو جاتی تھی''۔

(ترغیب و ترهیب بحواله بخاری و مسلم)

یہ نہیں کہ آپ نے اس لئے تھوکا کہ آپؓ میں تکبر آ گیا تھا یا مال کی کثرت کی وجہ سے کوئی بڑائی پیدا ہو گئی تھی بلکہ دنیا سے بے رغبتی کا اظہار تھا زہد تھا نظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اس کی رضا حاصل کرنے پر تھی نہ کہ ان دنیاوی چیزوں کی طرف ایک دنیادار کے لئے یہ اعلیٰ کپڑے ہوں گے لیکن ایک اللہ والے کے لئے خدا رسیدہ کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔

حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابودرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کروایا، حضرت سلمانؓ، حضرت ابودرداءؓ کو ملنے آئے تو دیکھا کہ ابودرداء کی بیوی نے پراگندہ حالت میں کام کاج کے کپڑے پہن رکھے ہیں اپنا حلیہ عجیب بنایا ہوا تھا۔ سلمان نے پوچھا تمہاری یہ حالت کیوں ہے۔ اس عورت نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی ابودرداء کو تو اس دنیا کی ضرورت ہی نہیں وہ تو دنیا سے بے نیاز ہے۔ اسی اثناء میں ابودرداء بھی آ گئے۔ انہوں نے حضرت سلمان کے لئے کھانا تیار کروایا اور ان سے کہا کہ آپ کھائیں میں تو روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا جب تک آپ نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے روزہ کھول لیا (نفلی روزہ رکھا ہوگا)۔ اور جب رات ہوئی تو ابودرداء نماز کے لئے اٹھنے لگے۔ سلمان نے ان کو کہا ابھی سوئے رہو چنانچہ وہ سو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ نماز کے لئے اٹھنے لگے تو سلمان نے انہیں کہا کہ ابھی سوئے رہیں۔ پھر جب رات کا آخری حصہ آیا تو سلمان نے کہا کہ اب اٹھو۔ چنانچہ دونوں نے اٹھ کر نماز پڑھی۔ پھر سلمان نے کہا اے ابودرداء! تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس ہر حقدار کو اس کا حق دو، اس کے بعد ابودرداء آنحضرتؐ کے پاس آئے اور آپؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا حضورؐ نے فرمایا سلمان نے ٹھیک کیا ہے۔

(بخاری کتاب الصوم باب من اقسم علی اخیه لیفطر فی التطوع)

زہد یہ نہیں ہے کہ دنیاوی حقوق بیوی بچوں کے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں ان کو انسان بھول جائے یا کام کاج کرنا چھوڑ دے۔ دنیاوی کام کاج بھی ساتھ ہوں لیکن صرف مقصود یہ نہ ہو۔ بلکہ ہر ایک کے حقوق ہیں وہ ادا کئے جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا ان کی خادم اور غلام ہو جاتی ہے۔ جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کرلیں آخرکار ذلیل ہوتے ہیں"۔ (ذکر حبیب صفحہ 134)

پھر آپ نے فرمایا "وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدھوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے)"۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

پھر فرماتے ہیں "جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

فرمایا: **"ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا، جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ دنیا سے بالکل کٹ ہی نہیں جانا چاہئے۔** فرمایا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سکھا دیتے ہیں اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں لیکن یہ تکالیف ان کو کوئی نور نہیں بخشتیں۔ اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے بلکہ ان کی اندرونی حالت خراب ہوتی ہے اور وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کو اندر سے کم تعلق ہے اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا"۔

(ملفوظات۔ جلد دوم صفحہ 696 مطبوعہ ربوہ)

پس دنیا کی نعمتوں کی موجودگی میں ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت اور اس کے حضور جھکنا ہر وقت مدنظر رہنا چاہئے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ (۔) ست ہو جاویں۔ (۔) کسی کو ست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کے لئے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں تا کہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کرے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملے میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو اصل مقصود دین ہو پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔ صحابہ کرام کو دیکھو کہ انہوں نے مشکل سے مشکل وقت میں بھی خدا کو نہیں چھوڑا۔ لڑائی اور تلوار کا وقت ایسا خطرناک ہوتا ہے کہ محض اس کے تصور سے ہی انسان گھبرا اٹھتا ہے۔ وہ وقت جبکہ جوش اور غضب کا وقت ہوتا ہے ایسی حالت میں بھی وہ خدا سے غافل نہیں ہوئے، نمازوں کو نہیں چھوڑا۔ دعاؤں سے کام لیا۔ اب یہ بدقسمتی ہے یوں تو ہر طرح سے زور لگاتے ہیں بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں جلسے کرتے ہیں کہ .... ترقی کریں مگر خدا سے ایسے غافل ہوتے ہیں کہ بھول کر بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پھر اس حالت میں کیا امید ہو سکتی ہے کہ ان کی کوششیں نتیجہ خیز ہوں یا پھر وہ سب کی سب دنیا ہی کے لئے ہوں یاد رکھو جب تک لاالہ الااللہ دل و جگر میں سرایت نہ کرے اور وجود کے ذرہ ذرہ پر .... کی روشنی اور حکومت نہ ہو کبھی ترقی نہ ہوگی"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 410 مطبوعہ ربوہ)

فرمایا "دنیا کے کام نہ تو کبھی کسی نے پورے کئے اور نہ کرے گا۔ دنیادار لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور کیوں جائیں گے کون سمجھا دے جب کہ خدا تعالیٰ نے سمجھایا ہو، دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں۔ مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے لیٹے فکر کرتا ہے اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے ایسا ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے موت کا ذرہ اعتبار نہیں"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوب نمبر 9 صفحہ 72-73)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے اپنی نعماء سے بھی نوازے اور دنیا کا کیڑا بننے سے بھی بچائے۔ آمین

غلام رسول بقاپوری

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بیت مبارک میں درس حدیث میں فرمایا:

"میں آپ کو اپنی ایک رویا بتانی چاہتا ہوں جو حضرت مصلح موعود کے وصال کے قریباً ایک سال بعد میں نے دیکھی اس وقت تو بیان کرنے کا سوال نہیں تھا اور نہ ہی اس کا بیان کرنا میرے لئے کوئی معنی رکھتا تھا۔ صرف حضرت مولوی راجیکی صاحب یا ان کے بیٹے کو بعد میں بتائی لیکن اب میرا فرض ہے کہ میں آپ کے سامنے بعض ایسی باتیں رکھوں جو اللہ تعالیٰ نے خود خاص طور پر مجھے سمجھانے کے لئے رویا کے ذریعے سکھائیں وہ رویا یہ تھی کہ برادرم میر داؤد احمد صاحب مرحوم کے گھر کے صحن میں حضرت مصلح موعود ایک تقریر فرما رہے ہیں اور بکثرت لوگ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں بیری کا ایک چھوٹا سا درخت ہوا کرتا تھا اس کے قریب میں بھی بیٹھا ہوا ہوں حضرت مصلح موعود کا خلاصہ مضمون، جس پر جا کر تان توڑتے اور بڑے جلال سے بات ختم کرتے ہیں یہ تھا کہ دیکھو! مجھے جماعت سے بہت ہی محبت ہے، بہت ہی پیار ہے اتنا کہ بس تم لوگ سوچ بھی نہیں سکتے لیکن ساری جماعت ایک طرف اور مولوی غلام رسول صاحب بقاپوری ایک طرف مجھے ان سے اتنا ہی پیار ہے جتنا باقی ساری جماعت سے ہے جب آپ یہ فرماتے ہیں تو میں خواب میں سوچتا ہوں کہ بقاپوری کیوں فرما رہے ہیں مراد تو حضور کی مولوی غلام رسول راجیکی ہے لیکن عمداً بقاپوری فرما رہے ہیں اس میں کیا حکمت ہے؟ تو میری توجہ اس طرف جاتی ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عالم بقا کے بسنے والے ہیں۔ ان کے لئے وہ موت جو انسان کی زندگی کے آخر پر آتی ہے۔ وہ پہلے آ چکی ہے اور خدا کے بہت سے ایسے بندے ہوتے ہیں جن کی زندگی میں موت آ چکی ہوتی ہے اور بعد میں وہ بقا میں داخل ہو جاتے ہیں تو آپ مولوی غلام رسول صاحب بقاپوری عمداً فرما رہے ہیں اس بات کے اظہار کیلئے کہ یہ عالم بقا میں بسنے والا انسان ہے یہ وہ نہیں ہے جس کو بعد میں موت کا کوئی خطرہ ہو۔ اس کے سب خطرے ٹل چکے ہیں جب یہ بات ختم ہوتی ہے اور ابھی اصل مضمون شروع نہیں ہوتا جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلانی تھی تو میں دیکھتا ہوں کہ وہ نظارہ بدل گیا ہے اور لوگ جوق در جوق اور جلوس در جلوس مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تلاش میں جا رہے ہیں۔ اور میں قصر خلافت کی چار دیواری کے قریب اس جگہ کھڑا ہوں جہاں پہلے گیراج ہوا کرتے تھے میری طبیعت میں بے حد اداسی چھا جاتی ہے اور میں اکیلا رہ جاتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ اے اللہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ جب تیری عظمتیں بیان کی جائیں تو لوگ جلوس در جلوس تیری طرف تو نہیں بھاگتے لیکن جب تیرے بندوں کے مقام بیان کئے جائیں تو ان کی طرف لوگ جوق در جوق دوڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس اے خدا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ میں کبھی مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے پاس دعا کے لئے کہنے نہیں جاؤں گا جب میں نے یہ نظارہ دیکھا اور عہد کیا تو اچانک میں دیکھتا ہوں کہ مولوی راجیکی صاحب وہاں موجود ہیں میں انہیں سلام کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ ان کی طبیعت پر بے حد اداسی چھا جاتی ہے اور وہ عجز و انکساری اور ایک قسم کی ندامت میں ڈوب جاتے ہیں اور پھر سر اٹھا کے کچھ فرماتے ہیں جب وہ کچھ کہنے لگتے ہیں تو ایک دم تیسرا نظارہ آ جاتا ہے ایک دسترخوان بچھا ہوا ہے جس پر مولوی صاحب درمیان میں بیٹھے ہیں۔ کثرت سے لوگ ان کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ وہ مجھے سمجھاتے ہیں کہ دیکھو جب خدا کے بندوں پر مائدہ اترتا ہے تو اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ ان سے بہت کچھ بچ جاتا ہے تب اس قسم کے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور کھاتے رہتے ہیں اس میں کیا ہے اور میں کیا کر سکتا ہوں تو میں کہتا ہوں کہ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے اور یہ بات ختم ہوگئی۔

(الفضل 10 اکتوبر 1982ء)

وہ خشک ہونٹوں پہ حرف تر ہو کہ بہتے آنسو
محبتوں کے تمام چشمے ترے لئے ہیں

خبریں

عراق میں مساجد پر بمباری۔ عراق میں خود کش بم دھماکوں اور جھڑپوں میں 30 افراد ہلاک اور بیسیوں زخمی ہو گئے۔ طیاروں نے مساجد اور دیگر عمارتوں کو نشانہ بنایا۔ بمباری کے وقت لوگ مساجد میں نماز ادا کر رہے تھے۔ ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے۔

بشتر کی حالت نازک ہے۔ مطالبات تسلیم ہونے کے بعد اغوا کاروں نے 7 غیر ملکی ٹرک ڈرائیور رہا کر دیئے جبکہ 2 لبنانی تاجر اغوا کر لئے ہیں۔ حریت پسندوں نے امریکی فوج کے فلوجہ میں داخلہ کی کوشش ناکام بنا دی۔ ابوغریب جیل سے 128 قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔ 70 سے 80 برس کے عمر رسیدہ بھی قید میں تھے۔

خضدار میں 6 فوجی جاں بحق۔ بلوچستان کے علاقے خضدار میں نامعلوم افراد نے حملہ کر کے پاک فوج کے چھ جوانوں کو جاں بحق اور 2 کو زخمی کر دیا۔ زیر زمین تنظیم لبریشن آرمی نے ذمہ داری قبول کر لی ہے۔

عراق جانیوالی اسلامی فوج۔ سعودی عرب نے کہا ہے کہ عراق جانے والی اسلامی فوج امریکی ماتحتی میں کام نہیں کرے گی۔ دریں اثنا بنگلہ دیش اور الجزائر نے اسلامی فوج عراق بھیجنے کی سعودی عرب کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ جرمنی نے بھی عراق فوج بھیجنے کی مخالفت کی ہے۔

ملک کے بیشتر علاقوں میں بارش۔ صوبائی دارالحکومت لاہور سمیت پنجاب کے مختلف علاقوں میں کہیں شدید اور کہیں ہلکی بارش ہوئی۔ ملتان فیصل آباد اور اوکاڑہ میں شدید بارش ہوئی۔ جبکہ بلوچستان کے بعض علاقوں میں بارش نے تباہی مچادی۔

شوکت عزیز حملہ کیس۔ نامزد وزیراعظم شوکت عزیز پر خودکش حملہ کے سلسلہ میں متعدد افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں حملہ آوروں کا تعلق ایک کالعدم تنظیم سے ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حافظ کرامت اللہ ظفر صاحب طاہر ہومیو پیتھک کلینک دارالعلوم غربی صادق لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ بشریٰ نفیسہ صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد جاوید صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کو بیٹی کے بعد مورخہ 27 جولائی 2004ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام ''دانیہ داؤد'' عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد شاد صاحب مرحوم سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی نواسی اور مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر کی پوتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت اور سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا محمد اسد اللہ خان صاحب سیکرٹری وصایا ناصر آباد غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 12 جولائی 2004ء بروز سوموار پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام شاہ میر احمد فضل عمر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا عطاء اللہ خان صاحب حال لندن کا پہلا پوتا اور مکرم رانا حمید اللہ خان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ خوشاب کا پہلا نواسہ ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے بچے کے نیک، صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم ریاض احمد ناصر صاحب ابڑو مربی سلسلہ مورو ضلع نوشہرو فیروز کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 18 جولائی 2004ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نومولود کا نام فراز احمد ابڑو عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب ابڑو شہید لاڑکانہ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر فقیر محمد صاحب میمن مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے نیک، خادم دین اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب مربی سلسلہ حال مقیم اسلام آباد لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار کے ماموں جان مکرم اعجاز احمد صاحب گوندل آف کراچی مورخہ 12 جولائی 2004ء بروز سوموار بقضائے الٰہی بعمر 68 سال وفات پا گئے۔ اگلے روز آپ کی نماز جنازہ مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان کراچی میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مبشر احمد صاحب گوندل نے دعا کروائی۔ لواحقین میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم مظفر احمد صاحب گوندل سیکرٹری دعوت الی اللہ میرپور خاص اور امۃ الرؤف صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ میرپور خاص کے بڑے بھائی تھے۔ خدا تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(1) بی ایس (سی ایس) (2) بی ایس (آئی ٹی) بی بی اے (آنرز) (3) بی ایس سی (الیکٹرانک انجینئرنگ)

(4) فارم۔ڈی (6) بی کام (آنرز) (6) بی ایچ ایم ایس (7) بی ای ایم ایس (8) ایم سی ایس، ایم بی اے (9) ایم کام (10) ایم۔اے ایم ایس سی، ایل ایل بی، بی ایڈ۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 2 ستمبر 2004ء مقرر ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)

معدے و پیٹ کی تکالیف

تیزابیت، جلن، درد السر، بدہضمی، گیس، قبض اور بھوک و خون کی کمی کیلئے اللہ کی فضل سے ایک مکمل دوا ہے۔

پیکنگ	20ML	120ML	200ML
رعایتی قیمت	100/-	500/-	800/-

(اصل دوائی خریدتے وقت لیبل پر GHP جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ!

پروسٹیٹ کے غدود

کی سوزش و سوجن کا مؤثر علاج

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 450/GH	20ML	100/-
GHP 344/GH	20ML	25/-

دونوں دوائیاں ملا کر دو ماہ باقاعدہ استعمال کریں

دو ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

ہائی بلڈ پریشر کا مؤثر علاج

خون کی رگوں کی تنگی اور خون کے دباؤ کی زیادتی یعنی ہائی بلڈ پریشر کا مفید ترین علاج۔

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 348/GH	20ML	25/-
GHP 308/GH	20ML	25/-
GHP 312/GH	20ML	25/-
GHP 448/GH (SPL)	20ML	100/-

مندرجہ بالا دوائیاں ملا کر کم از کم 4-2 ماہ باقاعدہ استعمال کریں

تین ادویات پر مشتمل 2 ماہ کیلئے عام علاج رعایتی قیمت -/600

چار ادویات پر مشتمل 2 ماہ کیلئے سپیشل علاج رعایتی قیمت -/1400

بواسیر کا مؤثر علاج

نئی یا پرانی، خونی یا بادی، اندرونی یا بیرونی، مسے، فشر، ناسور خارش، جلن یعنی ہر قسم کی بواسیر کیلئے مفید ترین علاج۔

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 332/GH	20ML	25/-
GHP 312/GH	20ML	25/-
GHP 32/A.B.T	20ML	25/-
GHP 432/GH (SPL)	20ML	100/-

مندرجہ بالا دوائیاں ملا کر کم از کم 4-2 ماہ باقاعدہ استعمال کریں

تین ادویات پر مشتمل 2 ماہ کیلئے عام علاج رعایتی قیمت -/500

چار ادویات پر مشتمل 2 ماہ کیلئے سپیشل علاج رعایتی قیمت -/1300

نوٹ: جمعۃ المبارک کو سٹور / کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ

عزیز ہومیو پیتھک کولبازار ربوہ فون: 212399

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فنسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 0432-594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

جنود ڈینٹل لیبارٹری

بلاک 12 سرگودھا

فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے

فون: 0451-713878 موبائل: 0320-5741490

Email:m.jonnud@yahoo.com

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

VIP ENTERPRISES

13- Panorama Centre

Blue Area Islamabad

سہیل صدیقی: 2270056-2877423

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS

220 LOHA MARKET LAHORE

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils

Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088

Email : bilalwz@wol.net.pk

Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

داخلہ برائے فرسٹ ایئر آرٹس

ایف۔سی۔ہائیر سیکنڈری سکول میں سال اول ایف۔اے برائے طلباء و طالبات داخلہ جاری ہے

F گریڈ والے بھی فارم داخلہ جمع کروا سکتے ہیں

رابطہ برائے طالبات۔ ایف سی سکول دارالعلوم شرقی

رابطہ برائے طلباء۔ ایف سی سائنس اکیڈمی کالج روڈ ربوہ

(بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ) فون: 212535

New BALENO

...New look, better comfort

SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے

BALENO

Sunday open Friday closed

Under supervision of Qualified Engineers

MINI MOTORS

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore

Tel:5712119-5873384

ورکشاپ برائے نابینا حضرات

نابینا افراد کو مختلف ہنر مثلاً کرسیاں بننا اور بریل وغیرہ سکھانے کیلئے ایک ورکشاپ خلافت لائبریری کے عقب میں قائم کی گئی ہے۔ جو مکرم حافظ محمود احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ کی نگرانی میں صبح 8:00 تا 10:00 بجے کھلتی ہے ربوہ کے دوستوں نے اس سے استفادہ شروع کر دیا ہے۔ مزید گنجائش موجود ہے۔ بیرون ربوہ نابینا افراد بھی بشرطیکہ ربوہ میں ان کی رہائش وطعام کا اپنا انتظام ہو اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ نیز سہ ماہی علمی و روحانی ترقی کیلئے نصاب تیار کیا گیا ہے گھر بیٹھے نصاب ہم سے طلب کر سکتے ہیں تین ماہ بعد امتحان ہوگا۔ ربوہ کے نابینا افراد نے استفادہ شروع کر دیا ہے بیرون ربوہ سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ تمام نابینا افراد کو مطلع کیا جاتا ہے نیز جن احباب کے نابینا افراد دوست ہوں یا قرب وجوار میں رہتے ہوں براہ کرم ان کو اطلاع کر دیں اور ورکشاپ کیلئے ہنر سیکھنے کیلئے ضرور بھجوائیں۔ (صدر مجلس نابینا ربوہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فری شوگر کیمپ

مورخہ 11۔اگست 2004ء بروز بدھ بوقت صبح 9:00 تا سہ پہر 3:00 بجے فضل عمر ہسپتال میں ایک فری شوگر کیمپ (DIABETIC CAMP) لگایا جا رہا ہے۔ جس میں شوگر کا فری ٹیسٹ اور دس روز کیلئے فری ادویات فراہم کی جائیں گی۔ ضرورت مند احباب استفادہ کیلئے تشریف لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی قائداعظم کیمپس لاہور نے چار سالہ بی ایس سی (آنرز) مکینیکل فزیالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20/اگست 2004ء مقرر ہے۔ انٹری ٹیسٹ مورخہ 25/اگست 2004ء کو ہوگا۔

ہائیر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد نے Post Doctoral Fellowship کیلئے یونیورسٹی ٹیچرز سے درخواستیں طلب کی ہیں۔ ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 7۔اگست 2004ء مقرر ہے۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

طور پر ارسال کریں۔ نتیجہ کی اطلاع ملنے کے بعد ہی انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بھجوائی جائے گی۔

☆ وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں اور مکمل پتہ لکھیں۔

☆ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو 9/اگست 2004ء بروز سوموار بوقت 7:00 بجے صبح شروع ہوگا۔

☆ داخلہ کے لئے میٹرک میں کم از کم B گریڈ (فرسٹ ڈویژن) ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 17 سال سے اور ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 19 سال سے زائد نہ ہو۔

نوٹ: اگر کسی امیدوار کو تفصیلی چٹھی نہ ملی ہو اور وہ مندرجہ بالا شرائط کو پورا کرتے ہوں تو وہ بھی انٹرویو کیلئے تشریف لے آئیں اور آنے سے پہلے فون/فیکس پر اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔اگست 2004ء

طلوع فجر	3:51
طلوع آفتاب	5:22
زوال آفتاب	12:14
وقت عصر	5:02
غروب آفتاب	7:06
وقت عشاء	8:38

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

جرمن ہومیو ادویات کے قیمتی اجزاء سے تیار کردہ حیرت انگیز ادویات
ہیئر ایکس کورس۔ آپکے بال لمبے گھنے سیاہ کرے اور خشکی کا خاتمہ کر کے سفید بال دھیرے دھیرے قدرتی رنگ میں واپس لائے
اوبیسی ٹیکس کورس۔ اس کے استعمال سے نہ جی متلائے نہ دل گھبرائے، بغیر کمزوری لائے موٹاپا کولیسٹرول کو ختم کر کے جسم کو سمارٹ بنائے
سٹاکسٹ اور ڈاکٹر حضرات کیلئے خصوصی رعایت
بالمقابل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کالج روڈ ربوہ فون: 04524-211794

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈز زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

ملک راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون دکان: 04931-53181 رہائش: 54991
سکھار سنٹر گلشن روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور فون دکان: 7320977-7237679 موبائل: 0300-9488027 رہائش: 042-5161681

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

مکان برائے فوری فروخت
3 کمرے، باورچی خانہ، اٹیچ باتھ روم، گیٹ پانچ فٹ، چھت پر پردہ فٹ
مکان نمبر C22، گلی نمبر 10، محلہ دارالفتوح غربی ربوہ
فون: موبائل: 0303-6743746 PP: 04524-213949

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

نئی و پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون نمبر 5162622 - 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ۔ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا ❖ میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر، سپلٹ AC، ونڈو AC، واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل، ویوز، فلپس ایل جی، سام سنگ سپر ایشیاء۔ اٹلس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
طالب دعا: منصور احمد
فون 7223228-7357309

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

Let your dreams come true
Higher Education in Foreign Countries
We provide Services for study Visa in U.K, Cyprus, Switzerland, Canada
Australia. Free Study in Germany/Sweden/Denmark
Also Join Our IELTS, TOEFL, and German Classes
Get your Appointment Today:
Education Concern
829-C Faisal Town Lahore
Call: Farrukh Luqman.
Cell: 0303-6476707 Office: 042-5177124
Email:edu_concern@cyber.net.tk, URL:www.educoncern.tk

سی پی ایل نمبر 29